افسانہ

مدن

ڈاکٹر وسیم صدیقی
10/8, Road North, Ahmadi, KUWAIT

''آیئے...... بدری پرشاد جی!'' میں نے باہر لان میں کرسی پر سے اٹھتے ہوئے ان کا استقبال کیا۔ بدری پرشاد جی دوسری کرسی پر بیٹھ گئے۔ میں نے وہیں سے بیٹھے بیٹھے لان سے اندر آواز لگائی ارے بھائی! بدری پرشاد جی آگئے'' اس کا مطلب تھا کہ کافی بنا کر باہر بھیج دی جائے۔

بدری پرشاد جی ہمارے پڑوسی تھے۔ بیوی کو بہت پہلے ہی مار چکے تھے لیکن ان کو اتنا چاہتے تھے کہ پھر کبھی دوبارہ شادی کے بارے میں سوچا ہی نہیں۔ ایک اکلوتا لڑکا تھا۔ اس کو پڑھائی کے لیے امریکا بھیجا تھا۔ اس نے پلٹ کر کبھی خبر ہی نہیں لی۔ پتہ چلا کہ وہیں وہ بری صحبتوں میں پڑ گیا ہے۔

ایک اچھے پڑوسی ہونے کے ناطے میری یہی کوشش رہتی تھی کہ بدری پرشاد جی کی ہر وقت دل جوئی کرتا رہوں۔ اس کا یہی طریقہ تھا کہ ان کو طرح طرح کی بحث میں الجھائے رہتا تھا۔ شام کو ہم لوگ کافی ایک ساتھ پیتے تھے۔ کالج میں پڑھانے کے بعد میرے پاس کافی وقت رہتا تھا کہ ان سے گھنٹوں بحث میں الجھا رہوں کبھی بدری پرشاد جی کے کسی آئیڈیل لیڈر کی برائی کر دیتا تھا، کبھی ان کی پسند کی پارٹی میں خامیاں نکالتا بس بدری پرشاد جی ہتھے سے اکھڑ جاتے تھے لیکن اتنی رعایت کرتے کہ مرنے مارنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔

بدری پرشاد جی کافی کی چسکیاں لیتے جا رہے تھے۔ میں محسوس کر رہا تھا کہ آج وہ کافی بجھے بجھے سے ہیں۔ میں نے سوچا کسی نئی بحث کو چھیڑنے سے پہلے ان کی خیریت پوچھ لی جائے ہو سکتا ہے کسی وجہ سے کچھ پریشان ہوں۔

بدری پرشاد جی بتانے لگے کہ آج وہ اپنے کپڑے کی ناپ دینے گولڈن ٹیلر کے یہاں گئے تھے وہاں ایک لڑکے کو دیکھا جو اس درزی کے یہاں کام کرتا تھا، کس چابکدستی سے وہ کپڑوں کی کٹنگ کر رہا تھا کہ میں حیرت زدہ رہ گیا۔ کتنی خود اعتمادی سے اور کتنی تیزی سے وہ کپڑوں پر قینچی چلا رہا تھا۔
''لیکن یہ تو تعریف کے لائق بات ہے آپ اس قدر پریشان کیوں ہیں؟'' میں نے بدری پرشاد جی سے دریافت کیا۔ بدری پرشاد کافی دیر تک خاموش رہے پھر بولے۔'' اس لڑکے کا نام مدن ہے اور اس کی شکل میرے موہن سے کچھ ملتی ہے۔''

''ارے......'' میں ارے کے علاوہ کچھ نہ کہہ سکا۔
دو تین روز تک پھر انہوں نے دوبارہ اس لڑکے کا ذکر نہیں کیا لیکن آج جب آئے تو بولے'' میں آج اس درزی کے یہاں اپنے کرتے لینے گیا تھا۔'' میں نے سوچا اپنے کرتے تو وہ کسی سے منگا سکتے تھے ظاہر ہے اس لڑکے سے ملنے گئے تھے جس میں ان کے لڑکے موہن کی جھلک ہے۔ وہ پھر بولے'' مجھے اس لڑکے سے کافی ہمدردی ہے۔ گولڈن ٹیلر والا کتنے کم پیسے دیتا ہے۔'' میں نے بدری پرشاد کو مشورہ دیا کہ وہ اس لڑکے کو اپنے کسی کارخانے میں اس سے زیادہ پیسے کی نوکری دے سکتے ہیں۔ بدری پرشاد جی بولے ''ہاں نوکری تو دے سکتا ہوں...... لیکن اس سے اس کا ہنر ضائع ہو جائے گا۔ ظاہر ہے میری کوئی درزی کی دکان تو ہے نہیں میرے کارخانے میں اس کا کوئی اور کام کرنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنا ہنر کھوتا جائے گا۔'' بدری پرشاد جی یہ کہہ کر خاموش ہوئے۔ پھر اپنے گھر کو روانہ ہو گئے۔

یہ ان کی خاص عادت تھی۔ بیٹھتے تھے تو اپنی چھڑی کرسی

سے لگا دیتے تھے۔ اور جیسے ہی ان کا ہاتھ دوبارہ چھڑی پر پڑتا تو میں سمجھ لیتا تھا کہ اب یہ ایک دم اٹھیں گے اور پھر بغیر ایک منٹ بھی رکے فوراً روانہ ہو جائیں گے مجھے پھاٹک تک چھوڑنے کے لیے بھی نہیں جانے دیتے تھے۔ بس بس میں چلا جاؤں گا کہتے ہوئے چل پڑتے تھے۔ پھر خود ہی پھاٹک کھولتے تھے۔ دوبارہ بند کرتے تھے اور تیزی سے روانہ ہو جاتے۔

دوسرے روز جب بدری پرشاد جی آئے تو بولے "میں نے اس کے لیے سوچا یہ کہ اس کی ایک الگ درزی کی دکان کرا دی جائے۔ دُکان کرائے پر مل جائے گی، سلائی کی مشین اور دوسرے سامان اس کو خرید دوں گا زیادہ سے زیادہ ۲۰۔۲۵ ہزار میں سب ہو جائے گا۔ اس کی اپنی دکان ہو جائے گی اپنے ہنر میں تو ماہر ہے ہی دکان چل پڑے گی۔ بے چارا پڑا سڑ رہا ہے۔ "میں نے سوچا ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں بچے ادھر ادھر ضائع ہو رہے ہیں۔ موہن کی شباہت کی وجہ سے بدری پرشاد جی کی ہمدردی اس کے ساتھ ہے، میں نے بدری پرشاد جی کو مشورہ دیا کہ ٹھیک ہے اس کو ٹیلر کی دکان کروا دیں لیکن اس کو ابھی نہ بتائیں کہ وہ اس پوری دکان کا مالک ہو گیا ہے۔ بلکہ اس کو اس دکان پر نوکری دیں پہلے سے اچھی تنخواہ پر۔ ظاہر ہے وہ کام کرنے لگے گا۔ پھر جب اس لائق ہو جائے کہ دکان سنبھال لے تو دکان اس کے حوالے کر دیجئے گا۔ ابھی پوری دکان کا اس کو مالک بنائیے گا تو وہ چکرا جائے گا۔ کچھ سمجھ نہیں پائے گا۔ بدری پرشاد کو میرا مشورہ پسند آیا۔ اور وہ یہ کہتے ہوئے اُٹھ گئے کہ وہ ایسا ہی کریں گے۔

خلاف توقع بدری پرشاد کئی روز میری طرف نہیں آئے تو میں ان کی خیریت دریافت کرنے ان کے گھر پہنچ گیا۔ مجھے دیکھتے ہی بولے "ارے...... میں تمہاری طرف آنے والا تھا۔ ادھر کافی مشغولیت میں گذر گئے۔" میں سمجھ گیا کہ کیا مشغولیت رہی ہوگی۔ ان سے پوچھا کیا اس دُکان کا سب انتظام ہو گیا۔ خوش ہو کر بولے "ہاں سب ہو گیا...... دُکان بھی کرائے پر لے لی، مشین بھی خرید لی ہے اور مدن سے بھی بات کر لی۔ اس نے وہاں سے اپنا حساب کر لیا۔ ویسے بھی میں نے مدن سے یہی بتایا ہے کہ اسے ۵۰۰۰ روپیہ مہینہ پر کاریگر رکھا ہے۔"

اب جب بھی بدری پرشاد جی آتے مدن کا ذکر کرتے رہتے۔ بڑا اچھا ہے بہت محنت کرتا ہے۔ پہلے وہ جھگی میں رہتا تھا اب وہ گھر پر ہی رہتا ہے میرا بڑا خیال رکھتا ہے۔

ایک دن بدری پرشاد جی بولے" مدن کو دُکان سنبھالے ہوئے دو مہینہ سے زیادہ ہو رہا ہے۔ وہ ہر کام بہت اچھی طرح سے کرتا ہے وہ اب پوری دکان سنبھال سکتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اب دُکان اس کے حوالے کر دوں۔" میں نے کہا" جی ہاں! میرے خیال میں اسے دکان کئے ہوئے کافی دن ہو گئے۔ اب دکان اس کے حوالے کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ "بدری پرشاد جی بولے" ہاں...... ایک دو روز میں اس کے حوالے کر دوں گا کتنا خوش ہوگا مدن۔ میں چاہتا ہوں اس کے چہرے پر کسی پریشانی کا نشان نہ ہو وہ ہمیشہ خوش رہے۔" ایک دو منٹ کی خاموشی کے بعد بولے" پرسوں موہن کی پیدائش کا دن ہے۔ کتنی دھوم دھام سے اس کی سالگرہ منائی جاتی تھی۔ میں چاہتا ہوں اسی دن ہی دکان اس کے حوالے کر دوں۔ میں نے بھی یہی سمجھ لیا ہے بھگوان نے موہن کو دوبارہ میرے پاس بھیج دیا ہے۔" یہ کہہ کر بدری پرشاد خاموش ہو گئے۔ پھر یہ کہتے ہوئے کھڑے ہوئے کہ پرسوں صبح ہی ان کے یہاں پہنچ جاؤں، پرسوں اس سلسلہ میں وہ چھوٹا سا فنکشن کریں گے۔

میں بدری پرشاد کے یہاں جب صبح ہی صبح پہنچا تو اندازہ ہو گیا کہ یہ کوئی چھوٹا موٹا فنکشن نہیں ہے بلکہ بدری پرشاد بڑے دھوم دھام سے جشن منانے کا ارادہ کر رہے ہیں، باہر لان میں شامیانے قنات لگ رہے ہیں کرسیاں لگائی جا رہی ہیں۔ ہر آدمی کام میں لگا ہوا نظر آ رہا ہے۔ میں نے بدری پرشاد سے پوچھا" میرے لائق کوئی کام۔" بولے" ارے بہت کام کرنے والے ہیں۔ آؤ...... اندر کمرے میں بیٹھتے ہیں۔ میں بھی صبح سے سب کے ساتھ لگا ہوں بہت تھک گیا ہوں۔"

بدری پرشاد جی مجھے بیٹھا رہنے کا اشارہ کر کے کمرے

سے نکل گئے شاید کوئی کام یاد آگیا ہو پھر وہ چمڑے کا ایک تھیلا لیے کمرے میں واپس آگئے اور کرسی پر بیٹھ کر روپیہ نکال کر گننے لگے تھوڑی دیر میں مدن بھی کمرے میں آگیا۔

''آپ نے بلایا تھا بابو جی.....!!'' مدن نے بدری پرشاد جی سے پوچھا

''ہاں۔ میں نے تم کو بلایا تھا'' پھر اس سے بولے'' تم کسی کاج بنانے والی آٹومیٹک مشین کے بارے میں بات کر رہے تھے۔ کتنے تک آتی ہے۔'' مدن نے جواب دیا یہی پانچ ہزار تک کی۔'' کہاں ملتی ہے؟ اس شہر میں مل جائے گی؟''

''ہاں بابو جی مل جائے گی'' مدن نے جواب دیا۔ بدری پرشاد نے چمڑے کا تھیلا اٹھایا اس میں روپیہ نکال کر کچھ بنڈل مدن کو پکڑائے'' یہ لو پانچ ہزار ہیں۔ ابھی جا کر مشین لیتے آؤ۔ اور دیکھو جلدی آنا۔ مہمان آنا شروع ہو گئے ہیں کھانے کے ٹائم سے پہلے پہلے آجاؤ۔'' ٹھیک ہے بابو جی کہہ کر مدن روپیہ اٹھا کر کمرے سے چل دیا۔

بدری پرشاد جی بولے'' میں چاہتا ہوں آج اسے مکمل دُکان دوں جس میں کسی چیز کی کمی نہ ہو۔'' میں مدن کی خوش قسمتی کے بارے میں تصور کرنے لگا۔ بدری پرشاد کے بارے میں سوچنے لگا۔ اتنا سب کچھ مدن کے لیے کیوں کر رہے ہیں۔ صرف اس لیے کر رہے ہیں کہ اس میں موہن کی شباہت ہے ایک طرح سے مدن اب ان کے بیٹے کی طرح ہو گیا ہے۔ جب اسے بیٹا بنا ہی لیا ہے تو پھر اسے الگ دُکان کرانے کی کیا ضرورت ہے۔ ان کی کپڑوں کی میلیں ہیں۔ لاکھوں کی آمدنی ہے، میں نے سوچا بدری پرشاد بزنس مین ہیں ہر بات کے پیچھے کوئی مصلحت ہوگی۔ ہو سکتا ہے چاہتے ہوں کہ دُکان کے ذریعہ مدن کی اچھی ٹریننگ ہو جائے۔ پھر وہ مدن کو سیدھے اپنے بزنس میں لے آئیں۔ دُکان تو کسی کو نوکر رکھ کر بھی چلائی جا سکتی ہے۔ میں انہیں سب باتوں پر غور کر رہا تھا کہ کمرے میں بدری پرشاد جی کافی پریشان نظر آرہے تھے۔ بولے'' مدن کو بازار گئے تو اب چار گھنٹے سے زیادہ ہو رہے ہیں۔ اب تک لوٹ کر نہیں آیا۔ ارے.....اب تک نہیں آیا۔'' مجھے بھی تشویش ہوئی۔ اس کے بعد پانچ گھنٹے ہوئے، چھ گھنٹے ہوئے رات ہو گئی لیکن مدن لوٹ کر نہیں آیا۔ مہمان سب واپس جا چکے تھے کسی نے کھانا کھا لیا تھا کوئی بغیر کھائے چلا گیا تھا۔ بدری پرشاد جی کی طبیعت خراب ہو گئی تھی ڈاکٹر انہیں دیکھنے آیا تھا پتہ چلا انہیں دل کا دورہ پڑا تھا۔

میں سمجھ گیا۔ مدن ابھاگا پانچ ہزار روپیہ لے کر بھاگ گیا۔ اس کی نیت میں فطور آگیا۔ کتنا بدقسمت لڑکا ہے۔ کاش میں بدری پرشاد جی کو یہ مشورہ نہیں دیتا کہ دُکان بعد میں ان کے حوالے کریں شروع ہی سے اس کو معلوم ہوتا کہ وہ ان سب چیزوں کا مالک ہے تو کیوں بھاگتا۔ پانچ ہزار روپے کتنے دن چلیں گے۔ وہ پھر ٹھوکریں کھائے گا۔ میں سمجھ رہا تھا کہ بدری پرشاد جی بھی لیٹے لیٹے یہی سب سوچ رہے ہوں گے۔ مدن نے کتنا زبردست صدمہ پہنچایا ہے ان کو میں کافی رات تک ان کے پاس بیٹھا رہا۔ ایک بار ہلکے سے کہا'' بھئی کہئے تو پولیس میں رپورٹ کرا دی جائے۔ وہ میری طرف عجیب طرح سے دیکھتے رہے بولے۔'' تم نہیں سمجھو گے۔'' میں نے سوچا واقعی میں اس وقت بے وقوفی کی بات کر گیا۔ پولیس میں تو وہ رپورٹ کراتا ہے جسے پانچ ہزار کا غم ہوتا ہے۔ بدری پرشاد جی پر تو اس وقت غموں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا تھا۔ ان کے کئی رشتہ دار وہاں رک گئے تھے۔ میں اپنے گھر چلا آیا رات بھر نیند نہیں آئی۔ کبھی بدری پرشاد جی کے بارے میں سوچتا کبھی مدن کے بارے میں اس کی بدقسمتی پر افسوس ہو رہا تھا۔ دوسرے روز صبح بدری پرشاد جی کے یہاں پہنچا تو ان کی طبیعت کافی خراب محسوس کی۔ میں نے سوچا پتہ نہیں اس صدمے کو وہ جھیل پائیں گے کہ نہیں۔ کالج سے چھٹی لے لی دن بھر انہیں کے پاس رہا۔ ہر آدمی مدن کو لعنت ملامت کر رہا تھا میں بھی اس میں برابر کا شریک تھا وہ مل جاتا تو دو چار ڈنڈے بھی رسید کرتا لیکن لعنت ملامت کرنے کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں تھا۔ بدری پرشاد جی کو جیسے سکتہ ہو گیا تھا۔ کچھ بول نہیں رہے تھے ہر بات کے جواب میں صرف ہاں ہوں اس

کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ میں نے سوچا بدری پرشاد جی کو اس لڑکے کا گاؤں تو معلوم ہی ہے جہاں سے وہ بھاگ کر شہر آیا تھا۔ لیکن وہ پانچ ہزار لے کر اپنے گاؤں تو گیا نہیں ہوگا۔ کہیں اور گیا ہوگا اگر وہ اپنے گاؤں میں مل بھی جاتا ہے تو کیا وہ دوبارہ ان عنایتوں کا حقدار ہو سکتا ہے۔ میں رات میں اپنے گھر واپس آ گیا۔ ڈاکٹروں نے کہا ابھی بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ ان کی حالت خطرے سے باہر نہیں ہے۔ میں نے سوچا واقعی ان کو یہ صدمہ بھی بالکل ایسا ہوا ہے جیسے کہ ان کا کوئی کھویا ہوا بچہ واپس مل جائے اور پھر کھو جائے۔ صبح میں اٹھا جلدی جلدی ناشتہ کیا۔ آج کالج جانا ضروری تھا۔ سوچا بدری پرشاد جی کو دیکھتا ہوا ادھر ہی سے کالج چلا جاؤں گا۔

گھر سے نکلنے نکلتے اخبار والے نے اخبار پکڑا دیا۔ میں نے دیر سے اخبار لانے پر اسے سخت سست کہا۔ پھر بدری پرشاد جی کے گھر کی طرف مڑ گیا اخبار دیکھتا جا رہا تھا۔ !!'' میں ایک تصویر دیکھ کر بری طرح چونکا۔ یہ مدن کی لاش کی تصویر تھی۔ خبر تھی نامعلوم لڑکے کی لاش ریلوے کراسنگ کے پاس پڑی ہوئی ملی۔ جسم پر چاقوؤں کے زخم تھے۔ پولیس کا خیال ہے اسے قتل کر کے وہاں پھینک دیا گیا پولیس اسے اب جاننے کی کوشش کر رہی ہے۔ اس خبر کو پڑھ کر میرا دماغ بالکل چکرا گیا ہے۔ میں اپنے کمرے میں واپس آ کر بیٹھ گیا۔ بے چارہ مدن، معصوم نوعمر لڑکا اگر پانچ ہزار روپیہ لے کر گھر سے اس جرائم پیشہ شہر میں نکلے گا تو کوئی بھی بدمعاش پیچھے لگ سکتا ہے۔ جب کہ بازار بدری پرشاد کے گھر سے کافی دور ہے۔ ریلوے کراسنگ تو اسی راستے میں ہی پڑتی ہے اور اس کے علاقے میں کتنی ہی وارداتیں ہو چکی ہیں۔ میرا دل رہ رہ کر مدن کے لیے رو رہا تھا۔ میں سوچ رہا تھا یہ اخبار بدری پرشاد جی کے یہاں بھی جاتا ہے۔ یہ خبر انہیں معلوم ہوئی ہوگی۔ انہوں نے نہیں پڑھی، ہوگی یا تو کسی نے بھی انہیں بتا دیا ہوگا۔ پتہ نہیں بدری پرشاد جی کا کیا حال ہوگا۔ ہو سکتا ہے انہیں یہ سکون ملے کہ مدن نے انہیں دھوکا نہیں دیا۔ لیکن نہیں وہ تو ان کا موہن تھا ان کا بیٹا...... ان کے بیٹے کا خون......!! دوبارہ زندہ ہو کر پھر مر گیا۔ پتہ نہیں بدری پرشاد جی کا کیا حشر ہو۔ میں کمرے سے نکل کر بہت بھاری قدموں سے ان کے یہاں جا رہا تھا۔

●●●

جشنِ آزادی منانے کا موقع ہمیں انقلاب زندہ باد نے دیا

اور

انقلاب زندہ باد ہمیں اُردو زبان نے دیا

ایک اُردو دوست

ارشاد مرزا

کانپور